www.dailyqadamat.com ●●● E-mail:- dailyqadamat@gmail.com
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت | Member APNS/CPNE | ABC CERTIFIED | نوکر شاہی حرمت کا پاسبان

روزنامہ
قدامت
لاہور
Daily QADAMAT Lahore
ایڈیٹر انچیف ایم گلزار مصطفائی
مینجنگ ایڈیٹر عمران انجم
ایڈیٹر کاشف شہزاد

جلد نمبر 16 | جمعہ 30 رمضان المبارک 1447ھ 20 مارچ 2026ء | قیمت 15 روپے | شمارہ نمبر 105

کسی دوسرے ملک میں پیش آئے واقعات کی بنیاد پر پاکستان میں تشدد ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا، فیلڈ مارشل

چیف آف آرمی اسٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز سید عاصم منیر نے اعلیٰ تشیع کتب فکر کے علما کی ملاقات، قومی سلامتی، معاشرتی امور، آئینی پروٹوکول اور فرقہ واریت کا بھرپور مقابلہ کرنے کے عزم کا اعادہ

صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف لاہور بیرج ایریاز ریوائیول (لہر) کے خصوصی اجلاس کی صدارت کر رہی ہیں

شوال کا چاند نظر نہیں آیا، پاکستان میں عید 21 مارچ کو ہوگی

لاہور (عسکری رپورٹ) پاکستان میں شوال
بقیہ صفحہ 33

سونے کی قیمتیں آسمان سے نیچے آگریں، 24 ہزار روپے کی بڑی کمی

لاہور (عسکری ڈیسک) سونے کی قیمتیں میں
بقیہ صفحہ 34

راولپنڈی (کامی نیوز) چیف آف آرمی اسٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے راولپنڈی میں اعلیٰ تشیع کتب فکر کے علماء نے ملاقات کی، جس میں قومی سلامتی اور معاشرتی ہم آہنگی میں علماء کے کردار پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔
بقیہ صفحہ 32

وزیراعلیٰ پنجاب کا صوبہ بھر میں سخت سکیورٹی انتظامات کا حکم

بس سٹینڈ، تجارتی مراکز اور مارکیٹوں کی فول پروف سکیورٹی انتظامات کی ہدایت

ہراسانی واقعات روکنے کیلئے بازاروں میں ویمن پولیس سکواڈ کے گشت کا حکم

لاہور (جنرل رپورٹر) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے بس سٹینڈ، تجارتی مراکز اور مارکیٹوں کی فول پروف سکیورٹی انتظامات کی ہدایت کی ہے۔

لاہور (عسکری رپورٹر) پاکستان مسلم لیگ (ن) کی رہنما اور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی ہدایت پر ہراسانی واقعات روکنے کیلئے بازاروں میں ویمن پولیس سکواڈ کے گشت کا حکم دیا ہے۔ ہراسانی کے واقعات کے خاتمے کیلئے بازاروں میں اضافی نفری تعینات کرنے کا حکم دیا ہے۔
بقیہ صفحہ 31

قطر کے گیس پلانٹ پر ایرانی حملے میں بڑے پیمانے پر نقصان، ایران میں ٹرمپ اور نیتن یاہو کے پتلے نذر آتش

قطر پر دوبارہ حملہ ہوا تو پارس گیس فیلڈ کو تباہ کر دینگے، ٹرمپ کی ایران کو دھمکی، آئل اور گیس تنصیبات پر حملوں سے دنیا بھر میں توانائی بحران کا خدشہ

جنگ کا 20 واں روز، ایران کے حملے سے قطر کا سب سے بڑا گیس پلانٹ تباہ کا شکار، ایران جوہری پروگرام بحال نہیں کر رہا تھا، امریکی انٹیلی جنس چیف

حملے نہ رکے تو جواب کیلئے تیار رہو، سعودی عرب کا ایران کو سخت الٹی میٹم، قطر کا ایرانی سفارتکاروں کو 24 گھنٹے میں ملک چھوڑنے کا حکم

ٹرمپ کا دورۂ چین ملتوی، متحدہ عرب امارات میں ایرانی حملوں کا بہانہ بنا کر قیمتیں بڑھانے والے مافیاز پر بھاری جرمانے عائد

تہران۔ مڈل ایسٹ ● واشنگٹن (کامی نیوز) ایران نے قطر کے پارس گیس فیلڈ (جنوبی ایران) کے پلانٹ پر ایرانی حملے کے بعد اپنی جوابی کارروائی کا اعلان کر دیا ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق ایرانی میزائل اور ڈرون حملوں کے بعد پلانٹ میں آگ لگ گئی۔ ایرانی حکام نے اسے اسرائیل پر اعلیٰ سطح کی جوابی کارروائی قرار دیا ہے۔ ایران نے خلیجی ممالک کو تیل تنصیبات کو نشانہ بنانے کا انتباہ کیا ہے۔ خلیجی ممالک میں بھی سخت ردعمل کی دھمکی دی ہے۔ دوسری جانب اسرائیل نے ایران کے جوہری پروگرام کو شدید نقصان پہنچنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایران نے خلیجی ممالک کو تیل تنصیبات کو نشانہ بنانے کا انتباہ کیا ہے۔ خلیجی ممالک میں بھی سخت ردعمل کی دھمکی دی ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی میزائل حملوں اور تیل کی تنصیبات پر حملوں کے جواب میں ایران نے خلیجی ممالک کو تیل تنصیبات کو نشانہ بنانے کا انتباہ کیا ہے۔ ایران نے خلیجی ممالک کو تیل تنصیبات کو نشانہ بنانے کا انتباہ کیا ہے۔ ریاض میں خبر کے مطابق اسرائیل نے ایران کے ساتھ جنگ 20 دن، دو ماہ، یا کل ہوگی ہے، جبکہ خطے میں تیل کی قیمتیں بڑھ گئیں، جو دنیا کا سب سے بڑا گیس فیلڈ ہے، جو کہ خطے کا 20 فیصد توانائی فراہم کرتا ہے۔ اس کے جواب میں ایران نے قطر کے پارس گیس فیلڈ پر دوبارہ حملہ کیا ہے۔ ٹرمپ کی دھمکی کے بعد

بعدالت جناب رنگزیب گورایہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جڑانوالہ

تقسیم اراضی کیٹ نمبر 1 واقع کیٹ نمبر 89 گ سب جڑانوالہ محمد جہان زیب اعوز وغیرہ ماٹیر قلعی وغیرہ اظہار اشتہار بنام شیر محمد، محمد محبوب اختر۔ محمد عزیز ولد محمد اختر۔ 3۔ سہیل محبوب اختر محبوب اختر۔ 4۔ عائشہ محمد زوجہ محمد اعزاز۔ 5۔ اختر محبوب ولد محبوب اختر۔ 6۔ محمد اسلم ولد محمد اختر۔ 7۔ محمد عزیز ولد محمد اختر۔ 8۔ یاسین زوجہ افتخار۔ 9۔ محمد عمام افتخار ولد محمد افتخار۔ 10۔ محمد زاہد ولد محمد اعزاز۔ 11۔ عظمہ جاوید ولد جاوید اقبال۔ 12۔ محمد خالد بن جاوید ولد جاوید اقبال۔ 13۔ حسن ضیاء افتخار ولد محمد افتخار سائن کیٹ نمبر 89 گ سب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد پر ہزاری اطراف مقدمہ عنوان بالا میں بذریعہ اعلانیہ مدعا علیہ مدعا علیہم کو پیش آسان طریقہ سے مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ اشتہار منسوخ کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ مورخہ 2026-03-25 کو وقت 8:00 بجے صبح بمعہ روداد اصالتاً / نائباً پیش ہو کر اپنا موقف پیش کر سکتا ہے ورنہ عدم حاضری کی صورت میں یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

بعدالت جناب رنگزیب گورایہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر جڑانوالہ

تقسیم اراضی کیٹ نمبر 2 واقع کیٹ نمبر 89 گ سب جڑانوالہ محمد جہان زیب اعوز وغیرہ ماٹیر قلعی وغیرہ اظہار اشتہار بنام زبیدہ بی بی زوجہ محمد دین، خلعت امراد ولد اکرم خان۔ زبیدہ ولد محمد دین، حوصلہ بی بی زوجہ محمد اکرم خان۔ زبیدہ ولد محمد دین، حوصلہ بی بی زوجہ محمد اکرم خان، خادم بی بی کنیز فاطمہ زوجہ محمد اکرم خان۔ زبیدہ ولد محمد دین، کنیز فاطمہ زوجہ محمد اکرم خان، حوصلہ بی بی زوجہ محمد اکرم خان، زبیدہ ولد محمد دین، کنیز فاطمہ زوجہ محمد اکرم خان، خادم بی بی زوجہ محمد اکرم خان، کاشف شہزاد ولد محمد اکرم خان، محمد عاصم شہزاد ولد محمد اکرم خان، محمد عمیر شہزاد ولد محمد اکرم خان، زبیدہ ولد محمد دین، کنیز فاطمہ زوجہ

بقیہ

حکومت نے رمضان کیلئے ٹھنڈا بیچ کوآپریٹی کے ساتھ مل کر آٹے کے عوامی خدمت کی ایک مثال قائم کی ہے۔ وزیر خوراک محمد شکیل بلوچ نے کہا کہ حکومت نے سبسڈی کارڈ کی تقسیم، مرکز کے دستخوان اور سبزیوں کے ذریعے رمضان کے دوران ریلیف فراہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھنڈا بیچ کوآپریٹی کی کوششیں قابل تعریف ہیں جس سے مرکز آسان پیمانے پر بلکہ کی مہینہ میں سول ڈیفنس کو فراہم کیا جا سکے گا۔ سبزیوں کی بچائی کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسانوں کو ریلیف دینے کے لیے ہفتہ کی ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسانوں کو کھاد کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ ڈی جی ایگریکلچر ریسرچ ڈاکٹر محمد اسلم نے کہا کہ ہم کسانوں کو جدید کھاد کی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھنڈا بیچ کوآپریٹی کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ ڈی جی ایگریکلچر ریسرچ ڈاکٹر محمد اسلم نے کہا کہ ہم کسانوں کو جدید کھاد کی فراہمی کو یقینی بنا رہے

روزنامہ قدامت
SPECIAL EDITION
اشاعت خاص

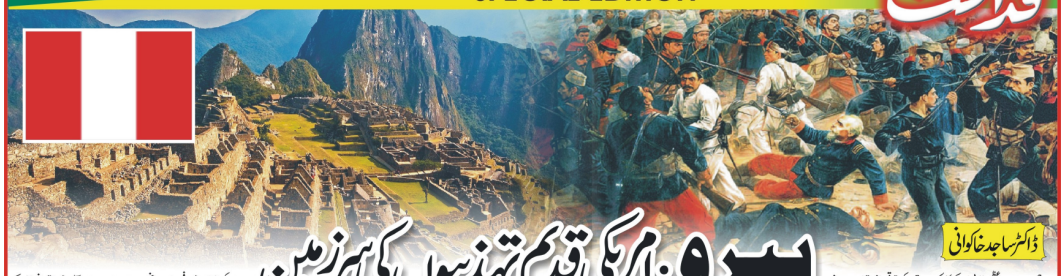

پیرو: امریکی قدیم تہذیبوں کی سرزمین

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

جمہوریہ پیرو، براعظم جنوبی امریکہ کا ملک ہے جو پیشتر ''آبادی والے ملکوں کے درمیان میں گھرا ہے۔ پیرو کے شمال مشرق میں ''اکوادور'' کی ریاست ہے، جنوب مشرق میں ''بولیویا'' کا ملک ہے، جنوب میں ''چلی'' ہے، شمال مشرق میں کولمبیا اور مشرق میں برازیل ہے۔ پیرو کے مغرب میں بحرالکاہل ہے کا وسیع و عریض ٹیکٹونک سمندر ہے۔ پیرو کا رقبہ 1285216 مربع کلومیٹر ہے، خط استوا سے 496229 مربع میل ہے۔ لفظ ''پیرو'' کا مطلب اسی سرزمین سے جو معدنیات اور سونا کی دولت سے مالا مال ہو، اس لفظ کی معنویت سے اس ملک کی معاشی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ یہ ایک جغرافیائی حقیقت ہے کہ پیرو کی سرزمین میں قدرت نے بے پناہ خزانے دفن کر رکھے ہیں۔ ''لیما'' یہاں کا دارالحکومت ہے جو اپنے ملک کی جملہ سرگرمیوں کا مرکز بھی ہے اور ملک کی ایک چوتھائی آبادی اسی شہر میں مقیم ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اس ملک میں دیہاتوں سے شہروں کی طرف انتقال کا رجحان پیدا ہوا جس کے باعث اب ملک کی دو تہائی آبادی شہروں میں مقیم ہے۔

پیرو کی سرزمین پر انسانی قدموں کے نشانوں کی تاریخ تیرہ ہزار سال پرانی ہے۔ اس دوران متعدد قبائل اور کئی تہذیبوں نے یہاں ڈیرے ڈالے۔ ان میں سے کچھ کے نشانات اب بھی ملتے ہیں۔ ازمنہ متوسط میں انڈین بھی یہاں آئے اور انہوں نے شکار کی غرض سے اس سرزمین پر اپنے تیر چلائے اور ایک عرصہ تک اس خطے کو اپنے قدموں تلے پامال کرتے رہے یہاں تک کہ 1250 قبل مسیح میں کچھ وقت کی ترقی یافتہ تہذیبوں نے یہاں کا رخ کر لیا، کیونکہ یہ وفدی قلام ہے کہ نظاتی جس سے پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کیلئے بڑی تہذیبی ہوا میں پنپنی چاہئے کرتی ہیں۔ ''چاون''، ''چاوین''، ''نازکا'' اور ''اتیاوا'' ہیں تہذیبوں کے نام تاریخ نے محفوظ کئے ہیں کہ انہوں نے پیرو کی سرزمین کو اپنا کے کچھ حصوں کو اپنی روایات سے آباد کیا اور مدتوں تک یہاں کے وارث رہے۔ 1438ء میں ''انکا'' نامی قوم نے یہاں کا نظم و نسق سنبھالا اور انہوں نے بھی ایک بہت شاندار اور جاندار تہذیب و ثقافت کی منضبط بنیادیں رکھیں۔ انہوں نے ''کوزکا'' نامی شہر کو اپنا دارالحکومت بنایا جو سمیت ارجنٹینا، چلی، انکا دارالحکومت بنایا جو اب تک اسی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ اسکیتوں کی آمد کے وقت اس ملک کی بیشتر آبادی دیہاتوں میں ہی مقیم تھی۔ فاتحین نے پیرو کی معاشرتی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں کیں، انہوں نے دیہاتوں کے ذریعے چاکیوراری نظام کو ختم کر کے ذرائع کیا کہ گزشتہ صدی کے نصف تک وہ قلام پیرو کی معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ اسکیتوں نے پیرو کی بھاری اور دانشمری سے حکومت کرتے رہے۔ ''انکا'' دور کی باقیات اب بھی پیرو میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نومبر 1533ء میں اسکیتوں نے ''انکا'' کے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا اور یوں ایک شاندار دور اپنے اختتام کو پہنچا کہ اس دنیا میں صرف ایک خدا کی بادشاہت ہی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ پیرو پر اسکیتوں کے دور کا آغاز ہو گیا اس نو وارد قابض یورپی گروہ نے اپنی مجبوریوں کے باعث ''لیما'' کو دارالحکومت بنایا جو اب تک اسی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ اسکیتوں کی آمد کے وقت اس ملک کی بیشتر آبادی دیہاتوں میں ہی مقیم تھی۔ فاتحین نے پیرو کی معاشرتی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں کیں، انہوں نے دیہاتوں کے ذریعے چاکیوراری نظام کو ختم کر کے ذرائع کیا کہ گزشتہ صدی کے نصف تک وہ قلام پیرو کی معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ اسکیتوں نے پیرو کی تہذیب، ثقافت، مذہب اور معاشی زندگی میں بہت زیادہ اثرات چھوڑے، روس مختلف مذہب، اسکیتی زبان اور یورپی طرز کی بودوباش اور اسکیتی خاندانی روایات یہاں پوری قوت سے غلبہ کی تھیں۔ یہ وہ دور تھا جب کم و بیش پوری دنیا میں مشرق سے مغرب تک ایک نظام اپنی عمر پوری کر کے تو دوسرے کیلئے جگہ خالی کر رہا تھا۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ ''یہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں''، ایک ہزار سالوں تک ایشیا نے دنیا میں اپنی بھاری کیلئی تھی اور اب سکہ یورپ کے ہاتھ پورے امریکہ میں چلنے لگیں اور یوں یورپی سامراج کو مزید پڑنے لگا۔ پیرو کی آزادی کی جنگ کا بہت بڑا حصہ پیرو سے باہر ہی لڑا گیا اور 28 جولائی 1821ء کو اسکیتی فاتحین کا سترہ سالہ کھل ہو گیا اب پیرو ان وہاں پر ہم آزادی کے طور پر پورے قومی تیوار کے انداز میں منایا جاتا ہے۔ برطانیہ جس طرح پاک و بھارت اور دانشمری سے حکومت کرتے رہے ''انکا'' دور کی باقیات اب بھی پیرو میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نومبر 1533ء میں اسکیتوں نے ''انکا'' کے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا اور یوں ایک شاندار دور اپنے اختتام کو پہنچا کہ اس دنیا میں صرف ایک خدا کی بادشاہت ہی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ پیرو پر اسکیتوں کے دور کا آغاز ہو گیا اس نو وارد قابض یورپی گروہ نے اپنی مجبوریوں کے باعث ''لیما'' کو دارالحکومت بنایا جو اب تک اسی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ اسکیتوں کی آمد کے وقت اس ملک کی بیشتر آبادی دیہاتوں میں ہی مقیم تھی۔ فاتحین نے پیرو کی معاشرتی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں کیں، انہوں نے دیہاتوں کے ذریعے چاکیوراری نظام کو ختم کر کے ذرائع کیا کہ گزشتہ صدی کے نصف تک وہ قلام پیرو کی معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ اسکیتوں نے پیرو کی تہذیب، ثقافت، مذہب اور معاشی زندگی میں بہت زیادہ اثرات چھوڑے، روس مختلف مذہب، اسکیتی زبان اور یورپی طرز کی بودوباش اور اسکیتی خاندانی روایات یہاں پوری قوت سے غلبہ کی تھیں۔ یہ وہ دور تھا جب کم و بیش پوری دنیا میں مشرق سے مغرب تک ایک نظام اپنی عمر پوری کر کے تو دوسرے کیلئے جگہ خالی کر رہا تھا۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ ''یہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں''، ایک ہزار سالوں تک ایشیا نے دنیا میں اپنی بھاری کیلئی تھی اور اب سکہ یورپ کے ہاتھ پورے امریکہ میں چلنے لگیں اور یوں پیرو کی سامراج کو مزید پڑنے لگا۔ پیرو کی آزادی کی جنگ کا بہت بڑا حصہ پیرو سے باہر ہی لڑا گیا اور 28 جولائی 1821ء کو اسکیتی فاتحین کا سترہ سالہ کھل ہو گیا اب پیرو ان وہاں پر ہم آزادی کے طور پر پورے قومی تیوار کے انداز میں منایا جاتا ہے۔ برطانیہ جس طرح پاک و ہند کو آزادی کے بعد عدم استحکام کا شکار کر گیا کچھ اسی طرح کی صورتحال اسکیتوں نے پیرو میں بھی کی اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسکیتی سیاسی عدم استحکام کا شکار رہنے کے بعد گزشتہ صدی کے آخر کے بعد سے اب پیرو کے لوگوں نے اپنی زندگی میں مستحکم نظام ہو سکا ہے۔

پیرو کے لوگ زمانہ قدیم سے ہی کچھ مشترکہ رسوم و عقائد کے مالک تھے، ''وراکوچا'' یہاں کا سب سے بڑا پوتا قلاشت خالق کا کائنات کے ساتھ تعلق انسان کے باپ ہونے کا عنوان بھی حاصل تھا اور ''پاچاما'' اس زمین کی ماں بھی جانی تھی۔ سورج چاند، پہاڑ اور دیگر مظاہر قدرت کی پوجا کا عام رواج تھا۔ اسکیتوں نے یہاں پر جو سائیبے کو مخلوف کر لیا اور جنگلوں کی تعداد میں گرجا گھر تعمیر کرائے۔ لگتا ہے آج کیں کے بھتھوک فرقے کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ اسکیتی زبان کو یہاں دفتری زبان کی حیثیت حاصل ہے جبکہ مقامی زبانیں الگ تہذیب، ثقافت، مذہب اور معاشی زندگی میں بہت زیادہ اثرات چھوڑے، روس مختلف مذہب، اسکیتی زبان اور یورپی طرز کی بودوباش اور اسکیتی خاندانی روایات یہاں پوری قوت سے غلبہ کی تھیں۔ یہ وہ دور تھا جب کم و بیش پوری دنیا میں مشرق سے مغرب تک ایک نظام اپنی عمر پوری کر کے تو دوسرے کیلئے جگہ خالی کر رہا تھا۔ قرآن مجید نے فرمایا کہ ''یہ ایام ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں''، ایک ہزار سالوں تک ایشیا نے دنیا میں اپنی بھاری کیلئی تھی اور اب سکہ یورپ کے ہاتھ پورے امریکہ میں چلنے لگیں اور یوں پیرو کی سامراج کو مزید پڑنے لگا۔ پیرو کی آزادی کی جنگ کا بہت بڑا حصہ پیرو سے باہر ہی لڑا گیا اور 28 جولائی 1821ء کو اسکیتی فاتحین کا سترہ سالہ کھل ہو گیا اب پیرو ان وہاں پر ہم آزادی کے طور پر پورے قومی تیوار کے انداز میں منایا جاتا ہے۔ برطانیہ جس طرح پاک و ہند کو آزادی کے بعد عدم استحکام کا شکار کر گیا کچھ اسی طرح کی صورتحال اسکیتوں نے پیرو میں بھی کی اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسکیتی سیاسی عدم استحکام کا شکار رہنے کے بعد گزشتہ صدی کے آخر کے بعد سے اب پیرو کے لوگوں نے اپنی زندگی میں مستحکم نظام ہو سکا ہے۔

پیرو کی معیشت خام مال پر برآمدات سے وابستہ ہے، پیرو میں کاپر اور سلور دنیا کے میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ کھلی کی صنعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ عالمی سطح پر اس ملک کے معدنیات کے قیام پر خصوصی قیود ہے جنکے باعث معیشت میں نمایاں بہتری دیکھنے کو ملی ہے۔ زراعت کی طرف سے معیشت کو کوئی بہت بڑا زیادہ مفادات نہیں ہے اس لیے کھانے پینے کی اکہ اشیا دوسرے ملکوں سے منگوانا پڑتی ہیں جس پر کھلی زرمبادلہ کا بہت بڑا حصہ خرچ ہو جاتا ہے۔ کاپر، آئرن، زنک، سلور اور گولڈ ملک کی اعلیٰ اقسام پیرو کی زمینوں میں دفن ہیں۔ ماضی قریب میں سونے اور تیل کے ذخائر کا بھی پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اس سب کے باوجود ہمارے ایک تہائی لوگ صرف زراعت سے وابستہ ہیں اور آلو، گندم پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔

تاریخی سیاسی عدم استحکام کے بعد 1979ء سے ملک میں ایک آئین نافذ ہے جسکے مطابق براہ راست منتخب ہونیوالا صدر ملک کا سربراہ اور افواج کا کمانڈر ہوتا ہے۔ صدر مملکت ہی وزیراعظم اور وزراء مملکت کا تقرر کرتا ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین پانچ سالوں کیلئے چنے جاتے ہیں جبکہ سینٹ کے ادارہ ایوان بالا کے طور پر کام کرتا ہے۔ عدلیہ جوڈیشل کونسل جو ہم سپریم کورٹ کے جج مقرر کرتا ہے جو 70 سال کی عمر تک اپنے فرائض ادا کرتے ہیں، انتظامی طور پر مملکت کو 24 صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے، صوبوں میں بھی منتخب حکومتیں انتظامیہ کے ساتھ کر ریاست کا کردار چلاتی ہیں

پیرو میں اسلام کی آمد مسلمان اسکیتوں کی بدولت ہوئی جاتی ہیں۔ 2005ء کے مطابق آبادی تین کروڑ کی تھی اور کچھ ہی دیر میں آبادی 87.7% شرح کے حساب سے شرح خواندگی ہے۔ پیرو کے سالمی ماؤں میں بچوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے جبکہ بنگلاتی میں بندروں اور بن مانسوں کی بھی غالب تعیش بھی ملتی ہیں۔

پیرو کی معیشت خام مال پر برآمدات سے وابستہ ہے، پیرو میں کاپر اور سلور دنیا کے میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ کھلی کی صنعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ عالمی سطح پر اس ملک کے معدنیات کے قیام پر خصوصی قیود ہے جنکے باعث معیشت میں نمایاں بہتری دیکھنے کو ملی ہے۔ زراعت کی طرف سے معیشت کو کوئی بہت بڑا زیادہ مفادات نہیں ہے اس لیے کھانے پینے کی اکہ اشیا دوسرے ملکوں سے منگوانا پڑتی ہیں جس پر کھلی زرمبادلہ کا بہت بڑا حصہ خرچ ہو جاتا ہے۔ کاپر، آئرن، زنک، سلور اور گولڈ ملک کی اعلیٰ اقسام پیرو کی زمینوں میں دفن ہیں۔ ماضی قریب میں سونے اور تیل کے ذخائر کا بھی پتہ لگا لیا گیا ہے۔ اس سب کے باوجود ہمارے ایک تہائی لوگ صرف زراعت سے وابستہ ہیں اور آلو، گندم پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کی آبادی کی اکثریت مسلمان ہے۔

تاریخی سیاسی عدم استحکام کے بعد 1979ء سے ملک میں ایک آئین نافذ ہے جسکے مطابق براہ راست منتخب ہونیوالا صدر ملک کا سربراہ اور افواج کا کمانڈر ہوتا ہے۔ صدر مملکت ہی وزیراعظم اور وزراء مملکت کا تقرر کرتا ہے۔ قومی اسمبلی کے اراکین پانچ سالوں کیلئے چنے جاتے ہیں جبکہ سینٹ کے ادارہ ایوان بالا کے طور پر کام کرتا ہے۔ عدلیہ جوڈیشل کونسل جو ہم سپریم کورٹ کے جج مقرر کرتا ہے جو 70 سال کی عمر تک اپنے فرائض ادا کرتے ہیں، انتظامی طور پر مملکت کو 24 صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے، صوبوں میں بھی منتخب حکومتیں انتظامیہ کے ساتھ کر ریاست کا کردار چلاتی ہیں

پیرو میں اسلام کی آمد مسلمان اسکیتوں کی بدولت ہوئی جاتی ہیں۔ 2005ء کے مطابق آبادی تین کروڑ کی تھی اور کچھ ہی دیر میں آبادی 87.7% شرح کے حساب سے شرح خواندگی ہے۔ پیرو کے سالمی ماؤں میں بچوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے جبکہ بنگلاتی میں بندروں اور بن مانسوں کی بھی غالب تعیش بھی ملتی ہیں۔

VENICE CITY

خاور نیازی

رومانوی شہر وینس خطرات اور خدشات کی زد میں!

دنیا میں بہت کم ملک ایسے ہوں گے جن کی جو ہد شہرت ان کے کسی شہر کی وجہ سے ہوئی ہو، ورنہ عموماً طور پر شہر اپنے ملکوں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ اٹلی کا ایسا ہی ایک شہر وینس ہے جسے نہ صرف سیاحوں کی جنت کہا جاتا ہے بلکہ اس سے زیادہ اس کی ثقافت کیلئے دہائی پر دہائیوں سے کوشاں ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ وینس کی بنیادی طور پر صوبہ ویناٹیا کا صدر مقام ہے جس کی کل آبادی تقریباً 70 ہزار کے قریب ہے لیکن وینس میٹروپولیٹن سٹی کی آبادی 50 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہ شہر ایک مرحلے سے سالانہ دو سے تین کروڑ سیاحوں کی میزبانی کرتا آ رہا ہے، ایک اندازے کے طور پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ 50 ہزار آبادی والے اس شہر میں روزانہ کی بنیاد پر دو لاکھ سیاح آتے ہیں۔ دو لاکھ سیاح روزانہ وینس میں موجود رہتے ہیں تو کیا 118 برج، وینس اپنی نہروں کی وجہ سے دنیا بھر میں ایک مختلف شناخت رکھتا ہے۔ یہ شہر 118 جزیروں کی شکل میں ایک ''آرکیپلاگو'' (آرکیپلاگو، جزائر کے ایک جھمگے یا سلسلے کو کہتے ہیں) پر مشتمل ایک جزیرہ نما ہے، جنہیں 150 نہروں نے آپس میں جوڑ رکھا ہے، بیشتر جزیروں پر چھوٹے چھوٹے شہر آباد ہیں تو 400 کے قریب پلوں کے ذریعے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

''کاوفری زون'' یہ شہر یورپ کا سب سے بڑا ''کاوفری'' علاقہ ہے جہاں کاروں، ٹرکوں اور ٹرالیوں کے بغیر کام چلایا جاتا ہے، یہاں کے پلوں سے بنیادی طور پر مختلف محلوں کو آپس میں جوڑ رکھا ہے، آپ جب ایک پل پر چڑھ کر دوسرے پل پر اترتے ہیں تو آپ دوسرے محلے کو پہنچ جاتے ہیں۔ ہر محلہ چھوٹی چھوٹی پلی دیوار کی مانند ہے جو اپنے شاہی کی خوبصورت ثقافت کی عکاسی کرتا نظر آتا ہے۔ یہاں کے محلوں میں ایک خصوصی بات یہ ہے کہ ہر محلے کے بیچ ایک کھلی جگہ ہوتی ہے جس میں ایک چرچ اور بندرگاہ کنارے سیاحوں کیلئے کشتی پل بھی موجود ہیں بلکہ کئی محلوں میں یہاں کیلئے ڈنڈ پال گراؤنڈ بھی بنائے گئے ہیں جہاں شام کے اوقات میں کچھ مختلف کھیلوں کیلئے نظر آتے ہیں۔

پرانا طرز تعمیر اور جدید سہولیات: پرانی طرز کے چھوٹے اور لمبے دروازے، بڑی بڑی کھڑکیاں ان کے مرکزی چوک پرانے زمانے کی کشتیاں اور بحر بیکراں مرمر دیوں پرانے گھر یہاں کی ثقافت کی ترجمانی تو کرتے نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت یہ اندر سے جدید طرز پر اپنے زندگی سے آراستہ ہوتے ہیں وہ شاید سب سے منفرد بات یہاں آلو کو طور پر کے باہر والی طرف بنڑی ہوتی ہوتی ہے جو ہم انہوں نے اپنی آمد درفت کیلئے ایسے باندھ رکھی ہوتی ہے جیسے ہمارے گھروں کے باہر کیچڑ اچھل کار پر کھڑی ہوتی ہیں۔ وینس شہر کی نشش ہر طرف پانی اور تنشین تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ اپنے دور کا ایک ثقافتی شہر ہونے کے ناطے سے شہر تاریخی اور ثقافتی عمارات کی وجہ سے بھی جانا جاتا ہے، ان میں برج آف سائے، مرینا اوبرج، بنیٹ مارکر سکوئر، ماریاؤکس، بیدا نوجز یرو اور سانتا ماریا ڈیلا سلیوٹ قابل ذکر ہیں۔

ثقافتی آلودگی: سیاحوں سے تالاں کیوں؟ دنیا کو خوبصورت اور روحانی شہر جہاں سارا سال سیاحوں کی آمد درفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے اس لحاظ سے بھی یہ دنیا کا واحد شہر ہے جہاں دنیا بھر سے ہر طرح شہری اصل آبادی سے کئی گنا زیادہ سیاح موجود رہتے ہیں تو پھر آخر ایسا کیا ہوا کہ یہاں کے انتظامیہ کو شہر میں بھی اس طرح کی پابندیوں کا اطلاق کرنا پڑا؟ ایک دن کیلئے گیا ہے کہ انتظامیہ کی ایپرائی سے اٹلی کا سب سے خوبصورت شہر سیاح کا مرکز بنا رہا ہے۔

وینس کو رہنے کے شہر کا ''تمغا'' دیا گیا ہے کہ وینس دنیا کے سیاحوں کی جنت ہے۔ آخر ایسا کیا ہوا کہ اور خاص کر یہ وینس دنیا کے سیاحوں کی جنت اور دوسرا وہی شہر ہے جسے رہنے کا ''سیاحتی جنت'' بلکہ جہنم اطاوی بھی اس شہر سے بہت پیار کرتے ہیں، کبھی تو انہوں نے پیار سے اسے کہا ہے کہ ''یہ شہر ہے، جیسے ''لیڈر بانک کی بلکہ''، ''محبت کرنے والوں کا شہر''، ''سکون دینے والا شہر''، ''رومانوی شہر''، ''وینس والی ملکہ''، ''شمال مشرق میں واقع اس شہر کو لوگوں نے جہاں پیار کے کوئی نام دے رکھے ہیں، وہیں یہاں کی ثقافت بھی اس شہر کو کئی نامناسب سے جانا جاتا ہے جیسا کہ ''تاریخ ہوا شہر''، ''شہر پانی والا شہر''، ''ملک والا شہر'' یا ''ہوا شہر'' کہتے ہیں، یہ تمغے شہر کے اندر پانی پر محرابی ایسے تعمیر کئی ہیں جیسے یہ سیاحوں میں ماہیگیروں کے لئے بنائے گئے ہیں، یہاں کی ایک خاص رہائشی عمارتیں ''گوندولا'' ہے، یہ ایک ثقافتی کشتی ہے جو ایک لمبے سے دوسری بلکہ جانے کیلئے استعمال ہوتی ہے لیکن اب یہ ختنی افراد سے زیادہ سیاحوں کی سواری کا ذریعہ رہ گئی ہے جو یہاں کے مختلف علاقوں کو جوڑ کے لئے کرے تعمیر کی گئی'' کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے متنبہ کیا تھا۔

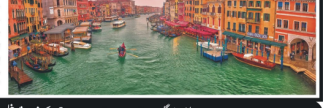

چیف ایڈیٹر: ایم کرم اللہ ایڈیٹر انویسٹی گیشن: میاں مشتاق
پبلشر: ایم کھرار نے فاسٹ میڈیا پرنٹرز سے چھپوا کر فرحت قلور طلع نادر 38 اے نیل روڈ لاہور سے شائع کیا، جوائنٹ ایڈیٹر: محبوب اے خان، ریذیڈنٹ ایڈیٹر: محمد یوسف رضا، بھٹی، ڈپٹی ایڈیٹرز: عین ملک، سینئر ایڈیٹر: ایم کرم